باب: 40

امام ترمذیؒ

(Imam Tirmizi ra, 825-892 AD)

نام محمد اور کنیت ابو عیسیٰ ہے۔ والد کا نام عیسیٰ بن سورۃ ہے۔ شہر ترمذ میں سنہ 209ھ میں پیدا ہوئے۔ اسی تعلق سے آپ نے امام ترمذیؒ کے نام سے شہرت پائی۔ آپ نے برسوں علم حدیث کی طلب میں گذارے۔ آپ، امام بخاریؒ کے نہ صرف شاگرد ہیں بلکہ آپ اکثر خود کو ان کا خلیفہ بھی کہتے تھے۔ ویسے آپ امام مسلمؒ اور امام ابو داؤدؒ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذیؒ نے صحیح احادیث پر مشتمل ایک مجموعہ تیار کیا۔ پھر آپ نے اس کتاب کو پہلے حجاز کے علما کے سامنے پیش کیا۔ اسے سب نے پسند کیا۔ اس کے بعد آپ نے اس کو علمائے عراق کے سامنے رکھا۔ انھوں نے بھی اس کو دیکھ کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ تب کہیں آپ نے اپنی اس کتاب کی باقاعدہ اشاعت کی۔

امام بخاریؒ نے اپنے مجموعے " صحیح البخاری" میں مسائل کے حل کے لیے متعلقہ احادیث کے حوالے یعنی relevant Hadith کا زیادہ خیال رکھا ہے۔ ساتھ ہی ان کے سامنے حدیث کی صحت بھی اہم تر رہی۔ امام مسلمؒ نے اپنی " صحیح مسلم" مرتب کرتے وقت بنیادی طور پر، اس کے اسناد یعنی different chain of narrators کو اہمیت دی ہے۔ امام نسائیؒ نے اپنی کتاب" سنن نسائی" میں بیانات میں تضادات یعنی discrepancies کو دور کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ اور امام ابو داؤدؒ نے ایسی کتاب ترتیب دی ہے کہ جو فقہا کے لیے ایک بنیاد (basis) فراہم کرتی ہے۔ لیکن امام ترمذیؒ کی کتاب " الجامع الترمذی" میں اِن ائمہ کے تقریباً تمام ہی رنگ موجود ہیں۔ چناں چہ آپ کا تیار کردہ مجموعہ " صحیح" بھی ہے اور "سنن بھی۔ اس میں صرف 83 احادیث کی تکرار ملتی ہے۔ آپ کی ترتیب میں عنوان کی مناسبت سے حدیث کے صرف متعلقہ الفاظ درج ہیں جب کہ غیر متعلقہ الفاظ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ امام صاحبؒ نے حدیث لکھنے کے بعد اس کی صحت کے درجہ کا بھی تعین کیا ہے۔

Siddiqui Publications

نورالہدایہ کے مصنف کے مطابق، ترمذی شریف کی خوبیوں میں پہلی خوبی اس کی ترتیب ہے۔ دوسری، اس میں تکرار کی کمی ہے۔ تیسری خوبی یہ ہے کہ ہر مقام پر مذاہب ائمہ اور وجوہ استدلال ہر ایک کی ذکر کی گئی ہیں۔ چوتھے، ہر حدیث کے ضعف اور صحت کے بارے میں بحث ہے۔ اور پانچویں یہ کہ اس میں کمزور اور توثیق راویوں سے دوری اختیار کی گئی ہے۔

ابن تیمیہؒ اور شاہ ولی اللہؒ کے مطابق امام ترمذیؒ ایک مجتہد یعنی Independent scholar of Muhammadan law تھے۔ مولانا انور شاہ کشمیری کہتے ہیں کہ امام صاحبؒ، شافعی مذہب کے پیروکار تھے۔

امام ترمذیؒ کا حافظہ غیر معمولی تیز تھا۔ آپ کی عمر کے آخری حصہ میں آپ کی بینائی جاتی رہی تھی۔ آپ کی یادداشت سے متعلق اسی زمانہ کا ایک دلچسپ واقعہ بہت مشہور ہے۔ آپ ایک سفر پر روانہ تھے کہ راستے میں ایک مقام ایسا آیا کہ جس کو یاد کر کے آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہاں پر ایک نہایت گھنا درخت ہونا چاہیے، اس کی ڈالیاں زمین کو چھو رہی ہونگی۔ لوگوں نے انھیں انکار میں جواب دیا۔ اس پر آپ کو ایک دھچکا سا لگا۔ آپ نے کہا "۔۔۔ اگر میرے حافظے کی یہ صورت ہوگئی ہے تو پھر مجھے حدیث لکھنے کے کام کو ترک کر دینا ہوگا۔۔۔"۔ آپ نے کاروان کو رکنے کے لیے کہا اور ان سے اس بات کی تحقیق پر اصرار کیا۔ آپ کے ساتھیوں نے مقامی لوگوں سے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ واقعی ایک ایسا بڑا درخت اس جگہ ہوا کرتا تھا لیکن راستے کی تعمیر کے وقت اسے کاٹ دیا گیا۔

ہجری سال کی تیسری صدی میں صحیح احادیث کے جمع کرنے اور ان کی تدوین کا کام اپنے عروج پر رہا۔ اسی دَور میں امام ترمذیؒ جیسے اسکالر نے بھی اس پر جس قدر محنت سے کام کیا اور لوگوں کو معیاری مواد فراہم کیا کہ جس کے لیے تمام دنیا کے مسلمان ان کے ممنون احسان ہیں۔

امام صاحبؒ کا انتقال سنہ 279ھ میں ہوا۔ آپ ترمذ میں ہی مدفون ہیں۔

Siddiqui Publications